# بیرونی ممالک کے مہمانوں سے ایک انٹرویو
# اسلامی انقلاب اور امام خمینیؒ کے اثرات

برسوں سے مسلمان اپنی حقیقی شناخت سے ناواقف وبیگانہ تھے اور امریکہ کی قیادت میں عالمی سامراج عظیم اسلامی قدروں کے خلاف اپنی تبلیغاتی جنگ کے دوران یہ کوشش کررہا تھا کہ عالمی اسلامی معاشرہ اپنے مذہبی اہداف ومعارف سے بیگانہ ہوکر دشمنان اسلام کی سامراجی ثقافت کے سامنے سرتسلیم خم کردے۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے قبل یہ سازش بڑی تیز رفتاری سے ترقی کی منزلیں طے کررہی تھی لیکن اچانک سرزمین ایران میں رونما ہونے والے اسلامی انقلاب نے عصر حاضر میں عظیم تبدیلیاں پیدا کردیں اور دشمنان اسلام کا خواب ادھورہ ہی رہ گیا۔

چنانچہ مذکورہ بالا عنوان کے تحت الجزائر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد ہشام سلطان اور مغربی جرمنی میں مقیم ترکی کے نامور دانشور ڈاکٹر ملاحسن خیری قلیچ کے حالیہ پریس انٹرویو کا اجمالی خاکہ حاضر خدمت ہے۔

بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی اسلامی تحریکوں پر اسلامی انقلاب کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر سلطان نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں کہ آج اسلامی ممالک کے عوام اسلام کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہورہے ہیں۔ جب سے سامراجی طاقتوں نے ، اسلامی ممالک پراپنا فوجی، سیاسی، اقتصادی اورتبلیغاتی حملہ شروع کیا اورمسلمانوں کی اعلانیہ بےحرمتی کا بازار گرم کیا تب سے آج تک مسلمانوں کی بے شمارتحریکوں نے اس ہلاکت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن یکے بعد دیگرے یہ تحریکیں شکست وناکامی سے دوچار ہوتی رہیں، اشتراکیت اور سرمایہ داری کا نظریہ بھی انہیں اس مخمصہ سے نجات نہ دلا سکے، اس دوران مسلمان اعتمادِنفس کی دولت سے بھی محروم ہوچکے تھے اور آزادی طلب تحریکیں ان مسلمانوں کے استقلال واعتمادنفس کو بحال کرنے میں پوری طرح ناکام ہوچکی تھیں۔ یہی وہ موقع تھا کہ مسلمان عوام اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں یہ یقین ہوگیا کہ ان کی نجات کا واحدراستہ اسلام ہے۔ پس انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد اسلامی تحریکوں میں مسلمانوں کوغیرمعمولی دلچسپی ہوئی۔

اس جگہ یہ عرض کردینا لازمی ہے کہ انسان گوناگوں احتیاجات کا حامل ہے اور اسلام میں ان

ضرورتوں کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔ اور جب اسلام اتنی اہمیت رکھتا ہے تو امت اسلامیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی جملہ زراعتی ،صنعتی اورطبی ضروریات کو اسلامی علوم کی روشنی میں پورا کرے اس مقصد میں کامیابی کے لئے بڑی بڑی یونی ورسٹیوں کی تشکیل ہونی چاہئے اور انہیں ایسے اساتذہ کو مقرر کرنا چاہیئے جو علوم حاضرہ پر مکمل مہارت دسترس کے ساتھ عقیدتی اورعرفانی شعبوں میں بخوبی ماہر وواقف ہوں۔

اپنی گفتگو کے دوران مختلف اہم موضوعات پر امام خمینیؒ کے افکار وارشادات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سلطان نے کہا کہ امام خمینی کی راہ ایک سچی راہ ہے اور اس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ مغرب امام خمینیؒ اور ان کے افکار کا مخالف ہے اور یہ مخالفت ہی ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ آج مغربی ممالک اس بات سے بے حد خوفزدہ ہیں کہ امام خمینیؒ کے خیالات ساری دنیا میں پھیلتے جارہے ہیں۔ آج مغربی ممالک کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ وہ اسلامی حقائق کو مشکوک اور ناقابل عمل بنا کر پیش کریں لہٰذا مسلمانوں کو اہم ترین واجب کام یہ ہے کہ وہ دنیا کے ہر گوشے میں حقیقی اسلام کو پہچانیں اور اس کی بھرپور حفاظت بھی کریں۔

چونکہ ڈاکٹر سلطان فلسطینی ہیں لہٰذا ان سے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسلامی تحریکات اور سرگرمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے انتہائی پر جوش انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر دنیا اسرائیل کی طرفدار نہ ہوتی تو اسرائیل مسلمانوں سے جنگ ہرگز نہیں کرسکتا تھا پس اگر دنیا کے تمام عرب اور اسلامی ممالک باہم متحد ہوجائیں تو اسرائیل کی نابودی یقینی ہے۔ لہٰذا ہم لوگوں کو قرآن مجید کی آیہ کریمہ ''واعدّوا لهم ماستطعتم من قوّة'' کی روشنی میں خود کو مسلح اور طاقتور بنانا چاہیئے۔

اپنی اس گفتگو کے آخر میں انہوں نے اشتراکیت کے زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کیونزم کی شکست ایک فطری امر ہے کیونکہ کمیونزم انسان کو ایک مشینی وسیلہ میں تبدیل کرنا چاہتا ہے جبکہ انسان کی فطرت کچھ اور ہے اور خداوند عالم نے اسے آزاد خلق کیا ہے اور کمیونزم انسان سے اس کے اختیارات کو سلب کرلیتا ہے بالخصوص فکری اعتبار سے اس کے پاس کوئی اختیار نہیں رہ جاتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ رومانیہ کے عوام عیسائیت کی طرف مائل ہوچکے ہیں جبکہ مسیحیت انسان کو ایک کامل مخلوق کا درجہ نہیں دیتی ہے۔

یہ واقعہ اس بت کی دلیل ہے کہ انسان فطرتاً دین ومذہب کا محتاج ہے اور اگر خود کمیونسٹ وسوشلسٹ اور سرمایہ دار طبقے کے لوگ اسلام کا بغور مطالعہ کریں تو انہیں اس حقیقت کا اندازہ ہوجائے گا کہ خود ان کی نجات کا راستہ اسلام ہے۔لیکن مغرب یہ کوشش کررہاہے کہ امریکہ کی سرپرستی میں کام کرنے والی تحریکوں اور تنظیموں کو خالص اسلامی تحریک کی حیثیت سے عالم اسلام کے سامنے پیش کردے اور دوسری طرف اسرائیل کو پوری طرح مسلح کرکے انہیں اسلام کے مقابلے کے لئے آمادہ کررہاہے۔ البتہ اسرائیل میں یہودی عوام حکومت کی اسلام دشمن سیاست سے عذاب میں مبتلا ہیں جبکہ اسلامی حکومت میں یہودیوں کو اپنے حقوق ومطالبات تک پہنچنے میں بڑی سہولت ہے۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا نظریہ یہ ہے کہ اسلام یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے بھی ایک رحمت ہے یہ تو انہوں نے خود ہی معرکہ آرائی کا بازار گرم کررکھا ہے اور آخر کار انہیں ہی نقصان کا منہ دیکھنا پڑتا ہے کیونکہ بین الاقوامی تعلقات میں آپسی ٹکراؤ کی صورت میں انہیں مسلمانوں کے غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہم اس ٹکراؤ کے دوران مناسب جواب بہر حال دیں گے اور دشمن کی نابودی کے لئے بھر پور کوشش کریں گے۔

## ملا حسن خیری قلیچ سے گفتگو

مغربی جرمنی میں مقیم الجزائری دانشور ڈاکٹر ملا حسن خیری قلیچ نے بین الاقوامی سطح پر اسلامی تحریک میں اضافہ اور دنیا میں امام خمینیؒ کے خیالات کی تبلیغ واشاعت کے سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ درحقیقت مسلمانوں کے درمیان آگاہی وبیداری کے فروغ میں امام خمینیؒ کے خیالات نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اپنوں نے کہا کہ امام خمینی نے ہمارے دور میں ایک نئی تحریک کی ابتداء کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنے دشمن سے ٹکرانے کا سلیقہ سکھا دیا۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی سے قبل دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے کم نہ تھی لیکن لوگ اسلام محمدیؐ سے پوری طرح واقف نہ تھے مگر اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد امام خمینی نے دنیا والوں کے سامنے اسلام محمدیؐ کا مکمل تعارف پیش کردیا۔ واضح رہے کہ اس انقلاب کی کامیابی سے پہلے سامراجی طاقتیں ہمارے دین ومذہب پر بھی غالب تھیں لیکن امام خمینیؒ نے ہم لوگوں کو دشمن کی شناخت کا سلیقہ سکھا دیا اور ان کی ہدایت کی روشنی میں ہم لوگوں نے دوست ودشمن کو اچھی طرح پہچان

لیا۔ درحقیقت اسلامی انقلاب کے دوران امام خمینیؒ نے فقط ملت ایران ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور کمزور پسماندہ لوگوں کی رہنمائی کی اور انہیں اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کے خلاف پوری طرح نڈر بنا دیا چنانچہ آج چاہے وہ مشرقی یورپ ہو یا روس ہر جگہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے والی تنظیمیں ہمہ تن سرگرم عمل ہیں اور اپنی سرگرمیوں کے دوران وہ ایرانی عوام کی مجاہدانہ راہ وروش کا اتباع کررہی ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ ایران میں جنم لینے والی یہ انقلابی تحریک دنیا کے تمام مظلوم وپسماندہ ممالک کی نجات کا باعث ہوگی۔

اس جگہ اسلامی انقلاب اور امام خمینیؒ کی دوسری اہم خدمت کی طرف اشارہ کرنا لازمی ہے اور وہ خدمت امت اسلامیہ عالم کے درمیان اتحاد پیدا کرنے میں امام خمینیؒ کا ناقابل فراموش کردار ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس سے قبل سنی وشیعہ مسلمانوں کے درمیان بیشمار اختلافات تھے لیکن امام خمینیؒ کے توحید آمیز پیغامات کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ اختلافات ختم ہوتے چلے گئے اور دنیا کے جس علاقے میں مسلمانوں کو ان کا مخلصانہ پیغام ملا وہ باہم متحد ہوگئے اور امید کی جاسکتی ہے کہ امام خمینی کے پیغامات مستقبل میں ایک متحدہ امت اسلامیہ عالم کی تشکیل میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

انہوں نے ایران کی اسلامی جمہوری حکومت کی موجودگی کو باعث فخر قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس فخر کی سب سے بڑی وجہ مسئلہ سلمان رُشدی پر مشتمل اسلام دشمن سازش کے مقابلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کا شجاعانہ موقف ہے۔ اگرچہ ایران اس زمانہ میں انتہائی حساس حالات سے دوچار تھا لیکن امام خمینی نے ملکی اور قومی مفاد ومصالح پر اسلامی مفاد ومصالح کو ترجیح دی اور انہوں نے اپنا تاریخ ساز فتویٰ صادر کرکے تمام مسلمانوں کی خوشی کا سامان فراہم کردیا پس ہمیں یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ ان کا یہ فتویٰ ایک نعمت ورحمت الٰہی تھا۔

چونکہ ڈاکٹر ملا حسن خیری سردست مغربی جرمنی میں مقیم ہیں لہٰذا ہم لوگوں نے ان سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اہل یورپ، اسلام اور مسلمانوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر خیری نے بتایا کہ درحقیقت اشتراکیت کے زوال کے بعد اور سرمایہ دارانہ نظام کا غیر معمولی بحران سے الجھاؤ ہونے کے بعد یورپ کے سیاسی اور اقتصادی منصوبہ گروں کے سامنے یہ سوال پیدا ہوچکا ہے کہ مغربی اور مشرقی مکتب فکر کے ذریعہ لوگوں کی فطری ضرورتوں کو پورا نہیں کیا جاسکتا ہے لہٰذا مستقبل میں اسلام ان دونوں مکاتب فکر کی جانشینی اختیار کرسکتا ہے اور اسی ڈر کی وجہ سے ان لوگوں نے اسلام اور

مسلمانوں سے عداوت کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے۔ آج یورپ میں ایسے مسلمانوں کی تعداد میں قدرے اضافہ ہو رہا ہے جو تحقیق و مطالعہ دقیق کے بعد اسلام کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے لوگوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے، جو مسلمان ہو گئے ہیں لیکن اپنے عقائد کے اعلان کرنے کے لئے ماحول کو ساز گار نہیں پاتے ہیں۔

بہر حال یورپ کے تمام ماہرین سیاست اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ نہ صرف یہ کہ مغربی اور مشرقی مکاتب فکر انسان کی فطری ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ دنیا میں موجود دیگر ادیان و مذاہب میں بھی اسلام سے مقابلے کی صلاحیت نہیں ہے۔